احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۶
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۴۷ ہفتہ ۱۵- رمضان ۱۴۱۴ھ، ۲۶- تبلیغ ۱۳۷۳ ہش، ۲۶- فروری ۱۹۹۴ء

کسوف و خسوف کے نشان کے سو سال پورے ہونے کا دن عقیدت و احترام سے منایا گیا

ربوہ = ۲۴- فروری- مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں ۱۳- رمضان ۲۳- فروری کی شب کو کسوف و خسوف کے نشان کے سو سال پورے ہونے پر خصوصی دعائیں مانگی گئیں اور نوافل و تہجد کی ادائیگی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حضور اس عظیم آسمانی نشان پر ہدیہ تشکر پیش کیا گیا۔

تقریبات کا آغاز ۱۳- رمضان کے آغاز یعنی ۲۳- فروری کی شام کو مغرب کی نماز کے بعد ربوہ کی بیوت الذکر میں خصوصی اجتماعی دعاؤں سے ہوا۔ اس رات احباب ربوہ نے غیر معمولی طور پر نماز تہجد کا اہتمام کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں۔ اس موقعہ پر غرباء میں افطاری تقسیم کی گئی۔ احباب ربوہ نے اپنے گھروں اور بازاروں میں چراغاں کا بھی اہتمام کیا تھا لیکن حکومتی انتظامیہ کے حکم پر بازاروں اور پبلک مقامات پر چراغاں ترک کر دیا گیا۔

جو قوم سچ پر قائم ہو جائے کوئی اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا

رمضان میں خصوصی طور پر جھوٹ کے خلاف جہاد کریں اور دعائیں بھی کریں

انسان کتنا ہی اچھا ہو عبادت کے بغیر اس کے امن کی کوئی ضمانت نہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸- فروری ۱۹۹۴ء کا خلاصہ۔ یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر دنیا بھر میں بیت الفضل لندن سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۸- فروری- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جماعت احمدیہ کو رمضان المبارک کے ایام کے حوالے سے سچ پر قائم ہو جانے کی تلقین فرماتے ہوئے کہا ہے کہ جو قوم سچ پر قائم ہو جائے اس کی بقا کی خود خدا حفاظت فرماتا ہے اور کوئی اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ رمضان میں خصوصیت سے جھوٹ کے خلاف جہاد کریں اور دعائیں کریں۔

حضرت صاحب کا یہ خطبہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن پر چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے کے ذریعے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضرت صاحب نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا رمضان کے بارے میں نصائح کو ہر سال دوہرایا جانا چاہئے۔ ایک سال میں انسان کئی باتیں بھول جاتا ہے اور کئی زنگ اسے لگ جاتے ہیں۔ دینی عبادات میں یہی فلسفہ کام کرتا ہے۔ نمازیں روزانہ پانچ بار پڑھی جاتی ہیں۔ رمضان ہر سال کے بعد ایک ماہ کے لئے آتا ہے اس لئے رمضان سے وابستہ نصائح بھی ہر سال دوہرائی جاتی ہیں ان کو غور اور توجہ سے سنیں اور دل میں جگہ دیں۔

حضرت صاحب نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ دوسری احادیث میں جنت کے دروازے کھولنے اور رحمت کے دروازے کھولنے کا بھی ذکر ہے۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ بظاہر دیکھا جائے تو دنیا بھر میں رمضان کے مہینے کا کوئی بھی اثر نہیں ہوتا۔ خود مسلمانوں میں سے بھی بعض رمضان میں ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ جیسے جہنم کے دروازے اور زیادہ کھل گئے ہوں۔ پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہر انسان کی اپنی زمین اور اپنا آسمان ہوتا ہے۔ ہر شخص سے ذاتی طور پر اس حدیث کا تعلق ہے۔ ہر وہ شخص جو رمضان میں نیکیاں کرتا ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کشادہ ہو جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس پر اس حدیث کا کوئی اطلاق نہیں ہوتا۔ اسی طرح جس طرح غیروں پر اس مہینے کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ بھی سوال ہے کہ رمضان میں رحمت کے یہ دروازے کیوں زیادہ کھولے جاتے ہیں اور عام وقتوں میں کم کیوں کھلے ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ دراصل رمضان میں ایک فضا قائم ہو جاتی ہے۔ ایک ماحول بن جاتا ہے بچے بھی کہتے ہیں کہ ہم نے روزے رکھنے ہیں۔ پس بہار کے ان دنوں میں ہوا کے رخ پر تم بھی چلو تو دیکھو گے کہ نیکیوں کے دروازے زیادہ کھلتے چلے جائیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جن شیطانوں کے جکڑنے کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ بھی انسان کے اپنے اپنے شیطان ہیں۔ رمضان کے دوران کی کیفیات کا انسان پر اثر پڑتا ہے۔ پس دعا یہ کرنی چاہئے کہ صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ ساری زندگی شیطان جکڑے رہیں اور موت ایسی حالت میں آئے کہ جب شیطان جکڑا ہوا ہو۔ اور جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہوں۔ اس لئے گہری فکر اور سوچ سے یہ دعا کی جائے جو معنی خیز ہو اور اس کے لئے اللہ سے مدد مانگی جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں جماعت کو متوجہ کرتا ہوں کہ دعائیں کرتے

باقی صفحہ ۴ پر

نمایاں کامیابی

○ مکرم بشیر احمد صاحب طاہر نائب افسر خزانہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

میرا بھتیجا عزیز محمد احسان احمد ابن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی نے بی بی اے پارٹ فرسٹ کے امتحان میں ۶۰۰/۴۰۲ نمبر حاصل کرکے آزاد کشمیر یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیز کے لئے مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

نکاح

○ مکرم منصور احمد انجم صاحب ایم ایس سی ابن مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال (ثانی) کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ امتہ القیوم کوثر صاحبہ بنت مکرم مولانا چوہدری لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد موصیان بعوض حق مہر مبلغ ستر ہزار روپے مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ ۱۸- فروری ۹۴ء کو بعد نماز عصر پڑھایا۔

اسی طرح مکرم نفیس احمد صاحب چوہدری ابن مکرم مولانا لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب کا نکاح محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ہمراہ عزیزہ مکرمہ منصورہ مقصود صاحبہ بنت مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب R.B/۲۱۹ ضلع فیصل آباد بعوض ستر ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے مبارک فرمائے

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۶ - تبلیغ ۱۳۷۳ ہش ۲۶ - فروری ۱۹۹۴ء

بدیوں کو نیکی سے دور کرنا

گھر میں بچہ کوئی غلط حرکت کرتا ہے تو اس کی ماں یا باپ اپنا یہ ضروری فرض سمجھتا ہے کہ بچے کو اس سے روکا جائے۔ اور غلط حرکت نہ کرنے دی جائے۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچہ اپنی سمجھ کے مطابق کوئی بات کر رہا ہوتا ہے۔ بے خیالی میں اپنے کام میں مگن ہوتا ہے۔ اسے گردوپیش کا احساس بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے اپنی کسی غلطی کا احساس ہوتا ہے۔ وہ بچپن کی بادشاہانہ بے تکلفی سے اپنی حرکت کر رہا ہے۔ بچے کی ماں یا باپ یا کسی اور بڑے کی اس پر نظر پڑتی ہے اور وہ فوراً اسے ٹوکتا ہے "اس طرح نہ کرو" بچے کی سادہ سی زندگی میں ان چند الفاظ سے ایک طوفان آجاتا ہے اور چند لمحے کے اندر اس کی بادشاہت کا محل دھڑام سے نیچے آگرتا ہے۔ بچہ ایسے موقع پر اکثر اوقات جھنجلاتا ہے۔ روتا ہے۔ غصے میں آتا ہے۔ ضد کرتا ہے اور ضد میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

کیا بچے کو ٹوکنے کا یہ طریق درست ہے؟ اگر یہ طریق درست نہیں تو پھر اور کونسا طریق ہوتا ہے ٹوکنے کا؟

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے گذشتہ دنوں اپنے ایک درس میں یہ بات بیان فرمائی کہ کسی بدی کو اس وقت تک جڑ سے نہیں اکھیڑا جاسکتا جب تک اس کی جگہ اچھائی سے پر نہ کر دی جائے۔ حضرت صاحب کا یہ ارشاد دراصل اس ارشاد قرآن کی توضیح ہے جس میں یہ حکم ہے کہ نیکیوں کو بدیوں سے دور کرو۔

کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ کسی بھی بچے یا نوجوان یا سمجھدار کو جب بھی کسی بدی یا خرابی سے روکا جائے تو روکنے سے پہلے پوری توجہ سے سوچ کر اس کو ایک متبادل رستہ دکھایا جائے۔ اور متبادل رستہ دکھاتے ہوئے متبادل رستے کی کشش سے اس کو آگاہ کیا جائے اور صرف روکنے کی بجائے ایک نئے رستے پر آگے بڑھنے کی ترغیب اسے دی جائے۔ بچے کو کسی بہتر مشغلہ کی طرف متوجہ کرکے غلط کام سے ہٹایا جاسکتا ہے۔ نوجوان کو کسی احسن دینی کام کی طرف دلچسپ رنگ میں متوجہ کرکے فضول اور گناہ کے حامل کاموں سے چھڑایا جاسکتا ہے۔

اپنی عقل سمجھ اور پوری توجہ استعمال کی جائے تو بدیوں کو نیکیوں سے دور کرنے کا قرآنی حکم نہایت ہی دلکش رنگ میں پورا کیا جاسکتا ہے۔

عشق کی آگ میں جب دل کو دھکتا دیکھا
ذرے ذرے میں ترا نور چمکتا دیکھا
میری جانب جو کبھی پیار سے دیکھا تو نے
اپنا ہر موئے بدن میں نے مہکتا دیکھا

ابوالاقبال ۹۴-۲-۱۸

دور و نزدیک سے احباب نے لکھا ہے مجھے
اپنے ٹی وی نے بتایا ہے گرفتار ہو تم
ابتلا تو ہے مگر اپنی روایت ہے یہی
اب عنایاتِ الٰہی کے خریدار ہو تم

ابوالاقبال ۹۴-۲-۱۷

○

جان پہ جان وارتے جاؤ
اچھے انسان وارتے جاؤ

ایک اک جان قرض ہے اس پر
اپنے خاقان وارتے جاؤ

کوکھ کے پھول تم نثار کرو
باپ کی آن وارتے جاؤ

خواہشیں اس کے در پہ سب قرباں
سارے ارمان وارتے جاؤ

یوں ہی سامانِ آشیاں ہوگا
اپنے سامان وارتے جاؤ

اونچا رکھنا لوائے احمد کو
اور ہر شان وارتے جاؤ

اپنے پیاروں سے ہے جدا ہونا
یوں ہے آسان وارتے جاؤ

طاہر عارف

قطعات کی بہار

مرے عزیز، مرے دوست اور رفیقِ قلم
جو کر رہے ہیں مرے واسطے سکون بہم
خدا قبول کرے اُن کا جذبۂ الفت
بہت بڑھا ہے مرے دل میں دوستی کا بھرم
۱۶-۲-۹۴

میرے قید و بند پر بادل نے برسائے ہیں اشک
گو بہت تاخیر سے اس آنکھ میں آئے ہیں اشک
گرچہ الفت سے شاید اس کا دل محروم ہے
اِس کی محرومی نے بس چند ایک ڈھلکائے ہیں اشک
۱۷-۲-۹۴

جس نے کی ہے دعاؤں کی تحریک
دیں اُسے میرا ہدیۂ تبریک
آئے گا اب خدا کے فضل سے، فضل
معرفت کا ہے نکتۂ باریک
۱۷-۲-۹۴

کس قدر ٹھنڈی ہوا کے رُوبرو بیٹھے ہیں ناز
میرے جیسوں کے لئے صحت کا ہے اک یہ بھی راز
نام لیتے ہیں خدا کا اور خوش رہتے ہیں وہ
اس طرح حالات سے کرتے ہیں شاید ساز باز
۱۷-۲-۹۴

ہم سے نہ پوچھئے کہ ہے کیا زرگری کا فن
ہم نے تو ہتھکڑی کو بھی زیور بنا دیا
غیروں کے واسطے بھی بھلائی کا سوچ کر
اپنے ہر ایک لمحہ کو بہتر بنا دیا
۱۷-۲-۹۴

تیرے جلوے ہیں حوالات کے اندر وافر
مجھ کو ہر سمت نظر آتے ہیں نُوری پیکر
دل بدل جاتا ہے اور روح بدل جاتی ہے
جیسے کچھ اور ہی بن جاتا ہے مجھ سا اُحقر
۱۸-۲-۹۴

دل میں آجاتی ہے جو بات وہی کہتا ہوں
ابتلا ہو تو بصد عزم اُسے سہتا ہوں
میں نے حالات سے ڈر کر کبھی شکوہ نہ کیا
میں تو ہر قسم کے حالات میں خوش رہتا ہوں
۱۸-۲-۹۴

سلاخوں کے پیچھے بھی آزاد ہوں میں
گرفتار ہو کے بہت شاد ہوں میں
یہ ہے میری تاریخ کا ایک حصّہ
گذرتے ہوئے وقت کی داد ہوں میں
۱۸-۲-۹۴

ابوالاقبال

بقیہ صفحہ ۱

رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ نیکیاں آکر بھی گزر جائیں۔ کیونکہ اللہ ہی ہے جس کو جب چاہے بلالے۔ اس لئے اپنے لئے اور اپنے بھائیوں کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے تقاضوں کو پہچانا اور پورا کیا اور اس دوران ہر قسم کے گناہوں سے خود کو روکے رکھا اس کے لئے اس کے روزے پہلے کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے علاوہ بعض ایسی حدیثیں بھی ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ ایک روزہ دار کا روزہ کھلوانے سے اتنا ثواب ملتا ہے، کہ ماضی کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ امر تعجب خیز ہے کہ ایک روزہ کھلوانے کا ثواب حج کی عبادت کے برابر ہے۔ ان دونوں باتوں کا آپس میں کیا تعلق ہے۔

آپ نے فرمایا کہ بہت سی ایسی بھی حدیثیں ہیں جو بعد میں صوفیاء نے بظاہر نیک نیتی کے ساتھ گھڑلی تھیں۔ ان کا مسلک یہ تھا کہ نیکیوں میں جوش پیدا کرنے کے لئے چونکہ عام مسلمان ہماری بات نہیں مانیں گے۔ اس لئے ایسی باتوں کو حضرت نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کردو تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ حضرت امام بخاری نے ایک دفعہ ایک صوفی سے پوچھا کہ فلاں حدیث آپ نے کس سے سنی تو اس نے اقرار کیا کہ میں نے یہ خود بنائی ہے اور ایسی ہزاروں حدیثیں میں نے خود بنائی ہیں

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا تو ارشاد تھا کہ جو میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ اپنے لئے جہنم میں جگہ بنائے گا۔ لیکن اس کے باوجود کتنے ہی نادان ہیں جنہوں نے اس بات پر عمل نہیں کیا یا شاید انہوں نے یہ حدیث نہ سنی ہو۔ واللہ اعلم

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس وجہ سے بہت سے اہل اللہ ایسے ہیں جنہوں نے یہ اصول مقرر کیا کہ جو حدیث قرآن کے مخالف ہو اس سے احتیاط کرو اور اس ادب کے خیال سے اسے ترک کردو کہ یہ حضرت نبی کریم ﷺ کا کلام نہیں۔ آپ نے اپنا ایک واقعہ بتایا کہ ایک دفعہ وقف جدید میں مجھے ایک مضمون کی تیاری کے سلسلے میں بہت سی حدیثیں بغیر حوالہ کے پیش کی گئیں۔ میں نے اندازہ لگایا کہ ان میں سے فلاں فلاں حدیثیں ایسی ہیں جو صحاح ستہ سے باہر ہیں اور بعد کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ چنانچہ جب میں نے بعد میں پتہ کیا تو سو فیصد میرا اندازہ درست نکلا۔ کیونکہ میں نے حدیثوں کے مزاج سے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ حضرت نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس بے احتیاطی کے نتیجہ میں امت کو بہت نقصان پہنچا اور اہل قرآن وغیرہ فرقے وجود میں آگئے۔ ایک دفعہ ایک اہل قرآن سے میری بحث ہوئی تو اس نے کہا کہ جب یہ مانا جاتا ہے کہ بہت سی حدیثیں بعد میں بنالی گئی تھیں تو ساری حدیثیں ناقابل اعتبار ہو گئیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو پتہ ہے کہ سونا کس طرح تلاش کیا جاتا ہے۔ بہت سے دریاؤں کے کناروں کی ریت میں سونا ہوتا ہے اور ریت کے بڑے بڑے انباروں میں سے صرف چند ذرے سونا حاصل ہوتا ہے چنانچہ کئی لوگوں کا پیشہ ہی یہ ہے کہ ان کے مرد، عورتیں بچے سارا دن ریت کے ڈھیر چھانتے رہتے ہیں۔ تب جاکر ان کو چند ذرے سونے کے ملتے ہیں تو کیا حضرت نبی کریم ﷺ کا کلام سونے سے بھی زیادہ کم قیمت ہے؟ اس لئے پوری محنت اور جان ماری کرو تب تم کو حضرت نبی کریم ﷺ کے قیمتی ارشادات حاصل ہو جائیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر ان حدیثوں کو قبول کرنا ہے تو ان کی مناسب تاویل کرنا ہوگی۔ بعض دفعہ کسی غریب انسان کی احتیاج اتنی بڑھ جاتی ہے کہ پتلی کچی لسّی سے روزہ کھولنا بھی اس کے لئے ممکن نہیں ہوتا ایسے میں اس کی مدد بہت بڑے ثواب کی مستحق ہوتی ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ سارے گناہ یک دم ہی نہیں بخشے جاتے بلکہ اس نیکی کی صورت میں ایسے انسان کو مسلسل نیکیوں کی توفیق ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ایسے غریب کی دعا میں بے پناہ طاقت ہوتی ہے۔ وہ بھی زندگی کا رخ بدلا کر رکھ دیتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ بے حد سخی تھے۔ غریبوں پر بہت خرچ کرتے رہتے تھے۔ لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں کہ رمضان میں آپ کا صدقہ و خیرات اس حد تک بڑھ جاتا تھا کہ جیسے عام ہوا جھکڑ میں تبدیل ہو جائے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ روزہ دار کا روزہ کھلوانے کی نیکی سے یہ مراد نہیں کہ دن بھر غریبوں سے چشم پوشی کی جائے اور مغرب کے وقت ایک روزہ دار کا روزہ کھلوا کر سارے گناہ بخشوا لئے جائیں۔ یہ عمل حضرت نبی کریم ﷺ کے طرز زندگی کے بالکل خلاف ہوگا۔

عبادتوں کی معراج

حضرت صاحب نے فرمایا کہ رمضان عبادتوں کی معراج بن جاتا ہے حدیث ہے کہ ہر چیز کا ایک رستہ ہے اور عبادت کا رستہ رمضان ہے۔ جس کو رمضان میں عبادت کی توفیق نہ ملے اسے سارا سال عبادت کی توفیق نہیں ملتی۔ پس رمضان میں اپنی عبادتوں پر خاص توجہ دیں۔ بچوں کو ہمسایوں کو اپنے گھروالوں کو عبادت کے مفہوم بیان کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا دنیا بھر کی جماعتوں کو ایک بڑا مسئلہ یہ درپیش ہے کہ بعض لوگ عبادتوں کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ بہت سی عورتیں یہ گلہ کرتی ہیں کہ ان کے خاوند سے ان کو کوئی گلہ نہیں۔ ہر لحاظ سے اچھے ہیں لیکن نمازوں سے دور ہیں حضرت صاحب نے فرمایا اللہ ان کے نصیب جگائے۔ عبادت کے بغیر تو کوئی زندگی نہیں۔ عبادت تو روزمرہ کی زندگی کا سانس ہے روزمرہ کا پانی ہے۔ عبادت کے بغیر تو روحانی زندگی کا کوئی تصور نہیں۔ دنیا کے لحاظ سے ایسا انسان کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو لیکن عبادت کے بغیر اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ ایسے شخص سے کسی کو شر تو نہیں پہنچتا مگر وہ خود امن میں نہیں ہوتے۔ یہ امن عبادت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اسے لئے اپنے گھروالوں، اپنے ماحول میں، ہر جگہ عبادت کی تلقین کریں۔ عبادت کا مزا بھی ایسا ہے کہ ایک دفعہ حاصل ہو جائے تو پھر چھوٹتا نہیں۔ منشیات کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ کے استعمال سے بھی اس کی عادت پڑ جاتی ہے۔ بدیوں کے بھی تو لوگ چند دن میں عادی ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح نیکیوں کا بھی چند دن لطف تو اٹھائیں۔ لوگوں کو طریقے بتائیں کہ کس طرح عبادات میں لطف میں حاصل کیا جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ سب سے بڑی نحوست جب کسی قوم پر آتی ہے تو وہ یہی ہوتی ہے کہ عبادت سے دوری پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے ایک اور روایت بیان فرمائی کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو روزہ دار جھوٹی بات کرنا اور غلط کام کرنا نہیں چھوڑتا اللہ کو اس کے کھانا پینے چھوڑنے سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اصل میں چھوڑنے والی باتیں تو یہ ہیں۔ وہ جو رمضان میں چھڑوائی جا رہی ہیں وہ تو عارضی طور پر چھڑوائی جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ رمضان میں حلال چیزیں تو چھوڑ دیتے ہیں لیکن حرام نہیں چھوڑتے۔ پس خصوصیت سے رمضان میں جھوٹ سے پرہیز کریں۔ آپ نے فرمایا سب سے مہلک بیماری جھوٹ ہے۔ یہ ایسی بدی ہے جو سب نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔ یہ ایسا تیزاب ہے جو سونے کو بھی گلا دیتا ہے۔ اس سے بچیں۔ اپنے گھروں کو سچائی کی آماجگاہ بنادیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا احمدی بچوں کو بڑوں کی تربیت کرنے کا بڑا شوق ہے۔ وہ بڑوں کو کوئی بدی کرتے دیکھتے ہیں تو فوراً دھمکی دیتے ہیں کہ ہم حضرت صاحب کو لکھ دیں گے۔ پس بچوں کو میں کہہ رہا ہوں کہ وہ تیار ہو جائیں مربی بننے کے لئے۔ لیکن بڑوں کی گستاخی نہ کریں ادب سے ان کو سمجھائیں۔ اپنے گھروں میں جھوٹ کو داخل نہ ہونے دیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جو قوم جھوٹ سے پاک ہو جائے اس کی بقا کی ضمانت خود خدا دیتا ہے۔ کوئی اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ جھوٹ کے نتیجے میں طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ گھر جہنم بن جاتے ہیں شراکتیں ناکام ہو جاتی ہیں۔ رمضان میں جھوٹ کے خلاف جہاد کریں اور دعائیں کریں۔ چھوٹے بڑے دعائیں کریں کہ اللہ ہمیں جھوٹ کی لعنت سے بچائے۔ بعض احمدی نیکیاں اختیار کرتے ہیں۔ عام زندگی میں جھوٹ بھی نہیں بولتے لیکن جب کبھی ایسا موقع آجائے گواہی دینی ہو۔ اسائلم (سیاسی پناہ) لینی ہو۔ تو فوراً جھوٹ بول دیتے ہیں۔ انشورنس کا ناجائز استعمال ہوتا ہے۔ حکومت کچھ دے رہی ہے اور آپ اپنا کام بھی کر رہے ہیں۔ اور جب پکڑے جائیں تو جھوٹ بول دیتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہر انسان کے رگ وپے میں جھوٹ کے چور چھپے ہوئے ہیں۔ ایسا شخص خدا کی بجائے جھوٹ کی عبادت کرتا ہے۔ اگر توحید دل میں جاگزیں ہو جائے تو جھوٹ کی ضرورت نہیں رہتی۔ پس جھوٹ کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سلامتی سے اس ماہ رمضان سے گزرنے میں جھوٹ سے بچنا ضروری ہے جس کا یہ مہینہ سلامتی سے گزرے اس کا سارا سال سلامتی سے گزرتا ہے اور پھر اگلے سال رمضان آجاتا ہے یوں اس کی ساری زندگی سلامتی سے گزر جاتی ہے۔

حافظ مظفر احمد

صدیق اکبر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

حافظ مظفر احمد صاحب حضرت ابو بکرؓ کے متعلق مزید لکھتے ہیں:-

خشیت کا یہ عالم تھا کہ جب ۹ھ میں رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مسلمانوں کا امیر الحج مقرر کر کے روانہ فرمایا اس کے بعد سورہ توبہ نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو اس کی متعلقہ آیات کا اعلان حج کے موقعہ پر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضرت ابو بکرؓ کو عجیب دھڑکا سا لگا کہ نامعلوم مجھ سے کیا کوتاہی ہوئی جو اس خدمت کے لائق نہیں سمجھا گیا چنانچہ جب آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بے اختیار ہو کر رو پڑے اور عرض کیا کہ یا رسول ؐ اللہ کیا مجھ سے کوئی ناروا بات سرزد ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابو بکرؓ تجھ سے تو خیر و بھلائی کے سوا کچھ ظاہر نہیں ہوا مگر سورہ توبہ کی ان آیات کے لئے مجھے یہی حکم الٰہی تھا کہ میں خود یا مجھ سے خونی رشتہ رکھنے والا قریب ترین عزیز اس کا اعلان کرے تب حضرت ابو بکرؓ کی تسلی ہوئی۔

آپ کی خشیت الٰہی اور انکسار کی شان کا اندازہ اس واقعہ سے بھی خوب ہوتا ہے جب ایک دفعہ آپ کی حضرت عمرؓ کے ساتھ تکرار ہو گئی۔ حضرت ابو بکرؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورا واقعہ عرض کر کے بتایا کہ اس کے بعد مجھے ندامت ہوئی اور میں عمرؓ کے پاس معافی مانگنے گیا تو انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا تو میں آپؐ کے پاس حاضر ہو گیا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ آپ کو معاف کرے ادھر حضرت عمرؓ کو بھی بعد میں احساس ندامت ہوا اور حضرت ابو بکرؓ کے گھر آئے اور انہیں موجود نہ پا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ کا چہرہ ناراضگی سے سرخ ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بار بار عرض کرنے لگے یا رسولؐ اللہ! غلطی میری تھی (آپ عمرؓ کو معاف کر دیں) نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا کہ دیکھو جب تم لوگوں نے میرا انکار کیا تھا اس وقت ابو بکرؓ نے میری تصدیق کی اور جان و مال نچھاور کر دیئے۔ کیا تم میرے ساتھی کو میرے لئے چھوڑو گے کہ نہیں۔

قرآن شریف کا خاص فہم آپ کو عطا کیا گیا تھا۔ اصلاح معاشرہ کی طرف جب آپ نے توجہ فرمائی تو یہ سوال پیدا ہوا کہ کس حد تک برائیوں سے معاشرے کو روکا جا سکتا ہے۔ بعض لوگ سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۱۰۶ (جس میں ذکر ہے کہ اے لوگو تم اپنے ذمہ دار ہو کسی کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے گی) یہ استدلال کر کے کہ برائیوں کا قلع قمع ہماری ذمہ داری نہیں۔ اصل حکم اصلاح نفس کا ہے حضرت ابو بکرؓ نے اس خیال کی سختی سے تردید کی اور ایسے لوگوں سے فرمایا کہ آپ لوگ اس آیت کا درست مطلب نہیں لیتے (کیونکہ آیت میں واحد کی بجائے جمع کے صیغے میں اصلاح معاشرہ کی قومی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے) اور نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ جو لوگ برائی کو دیکھ کر اس کا ازالہ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ جب سزا دیتا ہے تو وہ سزا اس سارے معاشرے کو دی جاتی ہے۔ اس لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ پر کماحقہ توجہ دینی چاہئے۔

حضرت ابو بکرؓ نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی بنیاد قرآنی آیات میں تلاش کرتے اور ان کو افادہ عام کے لئے بیان فرماتے۔ حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہر بات سن کر ہمیشہ میں نے بہت ہی فائدہ اٹھایا ہے اور حضرت ابو بکرؓ نے مجھے ایک حدیث سنائی اور آپ نے سچ فرمایا کہ کوئی مسلمان جب کوئی گناہ کر بیٹھے پھر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اس گناہ کی معافی مانگے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث سنا کر آپ استشہاد کے طور پر دو آیات پڑھا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک آل عمران کی آیت ۱۳۶ ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ مومنوں سے جب کوئی برائی سرزد ہوتی ہے تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں اور دوسری آیت سورہ نساء کی ۱۱۱ ہے جس میں یہ بیان ہے کہ جو شخص بدی اور ظلم کر کے اللہ سے بخشش کا طلب گار ہو تو اللہ تعالیٰ کو بہت بخشنے والا اور مہربان پائے گا۔

قرآن شریف پر غور و تدبر اور نبی کریم ﷺ کی پاک صحبت کی برکت سے آپ علمی عقدے حل کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ سورہ نساء کی آیت ۱۲۴ کے بارے میں آپ کو سوال پیدا ہوا۔ جس میں ذکر ہے کہ ہر شخص کو اس کی ہر بدی پر سزا ملے گی۔ آپ نے سخت فکر مندی سے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اس آیت کے بعد سمجھ نہیں آتی کہ نجات کیسے ہو گی۔ جبکہ ہماری ہر بدی پر گرفت ہو گی۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کو تسلی دلاتے ہوئے ایک تو ذاتی خوش خبری دی کہ اللہ تجھ پر رحم کرے اے ابو بکرؓ! تجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ دوسرے پوری امت کے لئے تسلی کا یہ جواب بھی سنایا کہ یہ جو آپ لوگ بیمار ہوتے یا تکلیف اٹھاتے یا غمگین ہوتے ہیں تو آپ کو دکھ نہیں پہنچتا! پس یہی بدی کی جزا ہے۔ جو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ دے کر مومنوں کی کفایت فرمالیتا ہے۔

اسی طرح جب سورہ نصر نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح کے آنے اور فوج در فوج لوگوں کے دین اسلام میں داخل ہونے کا ذکر تھا۔ رسول کریم ﷺ نے صحابہ کی مجلس میں جب یہ آیات سنائیں تو حضرت ابو بکرؓ رو پڑے۔ صحابہ حیران تھے کہ فتح کی خوشخبری پر رونا کیسا؟۔ مگر حضرت ابو بکرؓ کی بصیرت نے ان آیات سے جو مضمون اخذ کیا وہ دوسرے نہ سمجھ سکے۔ آپ کی فراست بھانپ گئی کہ یہ آیت جس میں رسول ﷺ کے مشن کی تکمیل کا ذکر ہے۔ آپؐ کی وفات کی خبر دے رہی ہے۔ اس لئے اپنے محبوب کی جدائی کے غم سے بے اختیار ہو کر رو پڑے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ اس کے بعد صرف دو سال زندہ رہے۔

پروفیسر میاں محمد افضل

نیوزی لینڈ- قدرت کا ایک شاہکار

ڈاکٹر طارق احمد امجد صاحب کا مضمون "نیوزی لینڈ- سفید بادلوں کی سرزمین" نظر سے گزرا۔ بہت ہی معلوماتی مضمون ہے۔ مگر پہلے جملے نے چونکا دیا۔ آپ نے لکھا ہے کہ نیوزی لینڈ شمالی بحرالکاہل کے مشرق میں ہے۔ چند نقطوں کی طرح نظر آنے والا یہ ملک تو دنیا کے انتہائی جنوب میں واقع آبادی ہے۔ یہاں تو شمال کی ہوا بھی نہیں پہنچ سکتی۔ بہرحال اس جملہ نے چونکا تو دیا مگر اس سے یادوں کے دریچے بھی کھل گئے۔ اور میں آج سے سات سال پیچھے پہنچ گیا۔ جب کہ سنگاپور سے ہوتا ہوا ایک صبح میرا جہاز بھی کہیں اس خطہ میں پہنچا۔ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آیا مگر جہاز تو اترنے کے ارادے کر رہا ہے۔ کہیں پانی میں ڈبکی کھانے کا پروگرام تو نہیں بنا رہا۔

جہاز مسلسل نیچا ہو رہا ہے۔ اب بھی چاروں طرف پانی ہی پانی۔ زمین کا تو کوئی نشان نظر نہیں آ رہا۔ اب تو لینڈ کرنے والا ہی ہے۔ اس کے ارادے کیا ہیں؟ میں سوچ ہی رہا تھا کہ یک دم پانی کے ایک سرے سے زمین نمودار ہو گئی۔ اور جہاز بحفاظت لینڈ کر گیا۔ مگر جہاز کے دروازے نہیں کھل رہے ایسا تو کبھی نہیں ہوا کہ جہاز منزل مقصود پر پہنچ جائے اور دروازہ کھلنے میں دیر لگ جائے۔ جہاز خاموش ہمارے جیسے نو وارد قدرے پریشان۔ کہ چند افراد جہاز میں گھس آئے۔ اب کیا ہونے والا ہے۔ کیا تلاشی لینے آئے ہیں؟ ہیروئن کے سمگلروں کے استقبال کو پہنچے ہیں؟ تلاشی تو نہیں کوئی دوائی چھڑک رہے ہیں۔ سارا جہاز۔ سارا سامان بلکہ مسافر بھی disinfect ہو رہے ہیں۔ یہ ایک نرالہ تجربہ تھا۔ کسی اور ملک میں ایسا نہیں ہوتا۔ تو پھر یہاں کیوں؟ یہ اس لئے کہ نیوزی لینڈ ایک بالکل الگ تھلگ ملک ہے۔ ایک جزیرہ ہے جس کا کنارہ کسی براعظم یا کسی بڑے ملک سے نہیں ملتا۔ اس کی خود مختار حیثیت ہے اور وہ اس حیثیت کو قائم رکھنا چاہتا ہے۔ وہ کوئی غیر ملکی اثر نہیں لینا چاہتا۔ درآمد ہونے والی بیماریوں کا بھی ہر وقت تدارک کرنا چاہتا ہے اور یہ ایسا کر سکتا ہے۔ ہر اس جراثیم کو جو بغیر ٹکٹ کے اس جہاز میں سفر کر رہا ہو اور اس نے لمبے سفر سے لطف اٹھا لیا ہو' اب اسے زندگی سے ہاتھ دھونے ہوں گے۔ ان کو یہ ملک ویزا دینے کو تیار نہیں۔ اور اس طرح یہ ایک محفوظ سرزمین ہے جس کا اگر زمینی ناطہ کسی ملک سے نہیں۔ تو کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھا کے ہر جرثومہ کو حملہ آور ہونے سے قبل ختم کر دیا جائے۔ یہ تھا پہلا اور انوکھا تجربہ اس دور دراز ملک کا۔ بہت ہی خوبصورت ملک کا۔ یہ تدبیر بھی تو خوبصورتی کو قائم رکھنے کا اہتمام ہی تھا۔

آیئے اس ملک کا جائزہ لیں پانی اور خشکی تین بڑے جزائر اور کچھ چھوٹے چھوٹے۔ یہ ہے نیوزی لینڈ۔ جس کا رقبہ ۲۶۹.۰۰۰ مربع میٹر خیال کیا جاتا ہے۔ اور جس کی آبادی ۳۲ لاکھ ہے (یا سات سال قبل تھی) مگر یہ اعداد و شمار اتنے اہم نہیں۔ جتنا دلچسپ بھیڑوں کی تعداد کا تذکرہ ہے بڑا ہی خوبصورت ملک جس میں پہاڑ بھی ہیں۔

دریا بھی- گرتے ہوئے پانیوں کے نغمے بھی اور آبشاروں کے خوبصورت نظارے بھی' پہاڑوں کا سلسلہ چاروں طرف پھیلا ہوا ہے- مگر کیا خوبصورت پہاڑ ہیں- سرو قد درخت اپنی بہت ہی گہری سبز وردی میں ملبوس ان کی حفاظت کو جابجا موجود- پہاڑ درختوں سے مزین بھی اور محفوظ بھی' مگر یہ ان پہاڑوں پر بے شمار سفید دھبے کیا ہیں؟ اور یہ دھبے تو حرکت کر رہے ہیں- قریب آئے تو معلوم ہوا کہ یہ تو بھیڑیں پہاڑوں کی لمبی سبز گھاس سے لطف اندوز ہو رہی ہیں- سفید سفید روئی کی طرح نرم اون والی- برف کی طرح شفاف رنگت والی سفید سفید اَن گنت بھیڑیں- ہر طرف پھیلی ہوئی- پہاڑوں کی خوبصورتی اور ان کا حسن- یہ ہوں گی کتنی؟ ایک اندازے کے مطابق یہ کوئی سات کروڑ ہیں- یہ جو روئی کے گالے- ادھر سے ادھر اڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں یہ سات کروڑ بھیڑیں ہیں یہاں بسنے والے انسانوں سے کوئی بیس گنا زیادہ اگر کسی طرح انہیں انسانی دماغ مل جائے (اور آج کی سائنس شاید آئندہ ایسی ہی کوئی صورت پیدا کر دے) تو پھر ان انسانوں کو جائے فرار نہ ملے- کیونکہ پھر تو بیچارے انسان Out Vote ہو جائیں گے- مگر وہاں کے ۸۴ فی صد یورپین اور ١٦ فی صد ماوری Maori بڑے اطمینان سے رہ رہے ہیں- کیونکہ ایسے حادثے کے پیش آنے کا کوئی امکان دکھائی نہیں دیتا

یہ ملک اتنا خوبصورت ہے کہ خوبصورتی میں شائد ہی کوئی اور ملک اس کا مقابلہ کر سکے- درخت- اتنے بہت سے درخت- جن کے پتے اتنے گہرے سبز کہ آپ نے کہیں اور کم دیکھے ہوں- اور پھر اتنے چمکدار کہ بس دیکھتے ہی رہیے- گھاس کے میدان ہی نہیں بلکہ پہاڑ- لمبی خوبصورت- سبز گھاس کی چراگاہیں- میلوں تک پھیلی ہوئی- لمبی سبز میٹھی گھاس جس پر بھیڑیں پل پڑتی ہیں- سارا دن اس کی مٹھاس کے مزے لیتی رہتی ہیں- بھیڑوں کی حفاظت کا بھی پورا پورا سامان ہے- سب پہاڑوں کے کناروں پر تار کے جنگلے میلوں میل چلے جاتے ہیں- یہ اس لئے کہ بھیڑیں ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سڑک پر نہ پہنچ جائیں- اور تاکہ کاروں والے بے دھڑک اپنی رفتار پر کار چلاتے جائیں اس یقین کے ساتھ کہ کوئی جانور سڑک پر آنے کی جرات نہیں کرے گا-

ہاں! بات نیوزی لینڈ کی خوبصورتی کی ہو رہی تھی- میرے خیال میں یہ ان سب ممالک سے جنہیں مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا (اور وہ بہت سے ہیں) یہ خوبصورت نظارے پیش کرتا ہے- میں نے یہ رائے قائم کی تو خیال آیا کہ شائد یہ زیادہ ہی ذاتی سا تاثر ہو- لیکن جب حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی تحدیث نعمت میں بھی اس ملک کی خوبصورتی کی ایسی ہی تعریف ملی تو تصدیق ہو گئی کہ یہ رائے کوئی اتنی ذاتی بھی نہیں- حضرت چوہدری صاحب نے تو بے شمار ملک دیکھے اگر انہوں نے بھی اس ملک کو مختلف اور خوبصورت قرار دیا تو یہ اس ملک کے لئے ایک بڑا تعریفی سرٹیفکیٹ ہے

نیوزی لینڈ واقعی ایک حسین ملک ہے اس لئے ایک بار ضرور ان وادیوں' پہاڑوں کی سیر کریں' یہاں گھنے جنگل بھی ہیں- خوبصورت نظارے بھی- سمندر بھی- ندی نالے بھی- جھیلیں بھی اور آبشاریں بھی- چشمے بھی اور گرم پانیوں کے گیزر بھی یعنی ایسے گرم پانی کے چشمے جن سے ہر پندرہ منٹ یا بیس منٹ کے بعد ایک فوارہ نکلتا ہے- پہاڑوں میں دہکتی ہوئی آگ میں ابلا ہوا پانی- شاہد اس قید وبند سے آزادی کی خوشی میں اچھل پڑتا ہے- گرم گرم پانی- اچھلتا- خوشی مناتا ہوا فوارہ- خوبصورت و حسین نظارہ- پانی اچھلا- اب بیس منٹ انتظار کیجئے- اندر شائد کوئی گھڑی لگی ہے- کوئی مکینیکل پرزہ ہے جو اس کو کنٹرول کر رہا ہے- ہم نے بھی لاہور کے بعض پارکوں میں ایسے فوارے لگائے ہیں جو ہر پانچ- دس منٹ کے بعد اچھلتے بھی ہیں اور رنگ بھی بدلتے ہیں- مگر یہ انسانوں کے بنائے ہوئے انتظام ایک مدت کے بعد خراب ہو جاتے ہیں- فوارہ خاموش- رنگ غائب مگر یہاں (نیوزی لینڈ) میں تو یہ سب قدرت نے انتظام کر رکھا ہے- ایک تو انتظار کا لطف اٹھائیے اور پھر یہ نظارہ اتنا خوبصورت بس دیکھے ہی جائیے- بعض ہوٹل والوں نے ان سے یہ فائدہ اٹھایا کہ اس گرم پانی کو نلوں کے ذریعہ اپنے ہوٹل تک لے گئے- وہاں اس گرم پانی سے آپ ان کے کنواں نما غسلخانہ میں لطف اندوز ہو سکتے ہیں ایک بار پھر پہاڑوں پر نگاہ ڈالئے- خوبصورت گہرے سبز پتوں والے درخت- سبز لمبی گھاس- لیکن یہ کیا کہیں کہیں دھواں اٹھ رہا ہے- دراصل یہ پہاڑ آتش فشاں پہاڑ ہیں جن کے اندر آگ سلگ رہی ہے اور ہر وقت دھواں نکلتا نظر آتا ہے- مگر یہ آگ میں جلتا- دہکتا ہوا زمین کا سینہ اس کے ظاہری حسن کا کچھ نہیں بگاڑ سکا- شائد یہ سرزمین اندر ہی اندر اس بات پہ کڑھ رہی ہے کہ غاصبوں نے اس پر قبضہ کر رکھا ہے- سفید حاکم اور اصل باشندے محکوم- بھلا اس اندر کے دکھ کو کون سمجھے- ہم اپنے ساتھیوں کے دکھ نہ جان سکے تو زمین کے دکھ کہاں سمجھیں گے- بہرحال دھواں اٹھ رہا ہے مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ بالکل ساتھ والی زمین پہ وہی خوبصورت سبز گھاس اگ رہی ہے- نہ وہ جھلسی ہے نہ جلی ہے- نہ اس نے فریاد کی ہے نہ وہ ستم رسیدہ نظر آتی ہے- لہلہاتی ہوئی سبز گھاس- سینہ تانے سر اٹھائے مسکرا رہی ہے- آگ اور پانی بہم اکٹھے ہیں- ایک ہی جگہ موجود- کتنی پاسداری ہے- کیا روا داری- کتنا ایک دوسرے کا خیال- کاش انسانوں کو بھی یہ جذبہ نصیب ہو جائے-

انسانوں کا ذکر آیا تو یہاں کے باشندوں کی بات ہو جائے- یہاں آپ کو ہر طرف گورے ہی گورے نظر آئیں گے- کہیں خال خال کالے لوگ بھی دکھائی دیں گے- یہ یہاں کے اصل باشندے ماوری ہیں جنہیں باہر سے آنے والوں نے کونوں کھدروں میں دھکیل دیا- اور خود امور سلطنت کے مالک بن گئے- یہ انگریز قوم بھی خوب ہے مہم جُو- اپنے چھوٹے سے جزیرے سے ہزاروں میل دور پہنچتی ہے اور اس پہ قابض ہو جاتی ہے- اور یہ ایک ملک کی کہانی نہیں ہندوستان- افریقہ اور بہت سے اور ممالک ان کی زد میں آئے- اور جب یہ ایک دفعہ قابض ہو گئے تو پھر زمام اختیار کو چھوڑنے کو جی نہ چاہا- نیوزی لینڈ میں بھی یہی ہوا- سفید فام لوگ آئے اور پھر جانے کا نام نہ لیا- آج وہاں ۸۴ فیصد سفید فام ہیں اور صرف ١٦ فی صد ماوری- یہ محکوم اور تو شاید کوئی عیاشی نہ کر سکتے ہوں مگر کھانے پینے کی عیاشی ان کے جسم کی ہیئت سے ظاہر ہے- بعض ماوری' خصوصیت سے عورتیں اتنی موٹی ہیں کہ بعض کے لئے چلنا دوبھر ہے- دو سوٹیوں کے سہارے بمشکل چلتی ہیں- مگر ان کی خورونوش کی عیاشی میں فرق نہیں آتا- خوب مزے سے آئس کریم کھاتی ہیں- اور اس کے علاوہ جو بھی مل جائے-

تعلیم کا ذکر چھیڑا تو بات لمبی ہو جائے گی- میں نیوزی لینڈ پہنچا تو وہاں کے تعلیم کے ڈائرکٹر جنرل کو ایک خط لکھ مارا کہ میں یہاں آیا تو محض پرائیویٹ حیثیت سے ہوں لیکن تعلیم سے متعلق ہونے کی وجہ سے تعلیم میں دلچسپی ضرور ہے- اور فلاں فلاں قسم کے ادارے دیکھنا چاہوں گا- وہ لوگ ہیں بڑے مہمان نواز- ڈائرکٹر جنرل صاحب نے فوراً ایک پروگرام بنا دیا- مختلف اداروں کی اطلاع دے دی- اور پھر میں نے ان کے پرائمری سکول- سیکنڈری سکول- ٹیکنیکل ادارے اور اساتذہ کے تربیتی ادارے سب دیکھ لئے- یہ محض ان کا جذبہ مہمان نوازی تھا کہ عام سے انسان کو جس کی کوئی سرکاری حیثیت نہ تھی' اتنی پذیرائی ملی- گویا کہ وہ اپنے ملک کے نمائندہ کے طور پر دورہ کر رہا ہے- لوگ اچھے ہیں اس لئے بڑی عزت و تکریم سے پیش آئے- اللہ تعالیٰ ان کا بھلا کرے- ہاں تعلیم کے متعلق فقط چند باتیں لکھنا چاہوں گا سکول خواہ پرائمری ہوں- اتنے خوبصورت- اتنے شاندار ہیں- کسی کلاس روم میں داخل ہو جائیں یوں احساس ہوتا ہے کہ کسی بہت سجے سجائے ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے ہیں- بچے کھیل بھی رہے ہیں اور کھیل کھیل میں سیکھ بھی رہے ہیں- ان کی ہر قسم کی تعلیمی ضروریات کے لئے اشیاء کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں ہمارے کسی اچھے انگلش میڈیم سکول سے کہیں بہتر- لیکن کیا فیس بھی ہمارے سکولوں سے بہتر ہے؟ نہیں اس میں ہمارے سکول بازی لے گئے ہیں- فیس زیادہ ہے تو ہمارے ہاں سہولیات زیادہ ہیں تو ان کے ہاں- وہاں والدین کو اپنے بچوں کے لئے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرنا پڑتا جب کہ ہمارے ہاں ایک بچے کے لئے ایک ہزار سے پانچ ہزار ماہانہ فیس ادا کرنی پڑتی ہے- ہمارا ملک واقعی بہت امیر ہے بہرحال وہاں تعلیم مفت بھی ہے اور ١٥ سال تک لازمی بھی- ۵ سے ١٥ سال تک کے عمر کے ہر بچے کو لازمی طور پر سکول میں پڑھنا ہوتا ہے اور اسی طرح ۵ سے ١٥ سال کے سو فی صد بچے سکول میں پڑھتے ہیں- ہمارے ہاں ۵ سے ٩ سال تک بمشکل ٦٠ فیصد بچے سکول میں داخلہ لیتے ہیں- کاش کہ ہم بھی کسی ملک سے سبق حاصل کر لیں- مگر ہم تو سکیمیں بنانا جانتے ہیں- اور یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کی تشہیر کس طرح سے کی جاسکتی ہے- واہ واہ کن باتوں سے ہو گی- ہماری کارگزاریوں کا ڈنکا بج گیا تو ہم اطمینان سے اپنی پرانی ڈگر پہ آ جاتے ہیں- خواندگی کی کئی قسم کی مہموں کو ایک نظر دیکھ لیجئے- مگر چھوڑیئے- جانے دیجئے بہت سے ماتھوں پہ شکنیں نمایاں ہو جائیں گی

ہم کن باتوں میں الجھ گئے آیئے ایک بار

پھر ان خوبصورت وادیوں کا رخ کریں- سر سبز و شاداب وادیاں- گھرے سبز پتوں والے درخت- درخت ہی درخت- خوشنما پودے ہی پودے- مگر ان میں وہ درخت کہاں ہے جس میں نہایت خوشنما پھول لگتے ہیں- ایسے پھول جن کی خوشبو ہر چہار طرف بکھر جائے بھینی بھینی خوشبو جو مشام جاں کو معطر کرے- جو روح کو تازگی- مسرت و شادمانی- ایک حقیقی خوشی- ایک روحانی لذت عطا کرے- کیا یہاں ایسے درخت کا بیج لایا جا سکتا ہے؟ یہاں تو پابندیاں بہت ہیں- مگر پابندیاں بیماریوں کے جراثیم لانے پہ ہیں- خوشنما پودوں کے صحت مند بیج لانے پہ نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اہتمام کیا- ۱۹۸۶ء میں میرا لڑکا ڈاکٹر اطہر ندیم وہاں پہنچا- اور اگلے سال میں بھی کچھ عرصہ کے لئے- پھر اسی سال ایک دوست مکرم مبارک احمد صاحب تشریف لے آئے- اور پھر ایک روز اس خاکسار کو سعادت نصیب ہوئی کہ اس سرزمین پہ پہلی جمعہ کی نماز پڑھائے- ایک بیج- ایک خوشنما پودے کا بیج اس سرزمین میں بو دیا گیا- اس کی قدرے آبیاری کا موقعہ بھی ملا- مگر بیج تو اتنی جلد نہیں پھوٹا کرتے- ان کے لئے تو بہت محنت کرنی پڑتی ہے- اور پھر اس سب کچھ کے باوجود جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن نہ ملے یہ سب محنت بیکار بھی جا سکتی ہے- اور پھر ایک روز (اس کے چند سال بعد) یوں ہوا گویا

"چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج"

ایک بزرگ ہستی- ایک خدا کے پیارے انسان ایک مبارک وجود نے مبارک قدم اس سرزمین پر رکھے- ایک والہانہ استقبال ہوا- وہ جو ان عظیم ہستی کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے تھے وہ بھی کسی خدائی تحریک کے تحت ہزاروں کی تعداد میں استقبال کو پہنچ گئے- خدائی تائید و نصرت آن پہنچی- زمین نے ایک پھریری لی- بیج پھوٹ چکا تھا- یکدم ایک پودا ابھرا ایک خوشنما پودا جس پہ پھول- ان گنت پھول خوشنما پھول کھلیں گے- جن کی مہک سے سارا نیوزی لینڈ معطر ہو جائے گا- درختوں کی اس سرزمین میں ایک نہایت ہی خوبصورت درخت لگ چکا ہے- بہار کی آمد آمد ہے- لیجئے

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

اطلاعات و اعلانات

اعلان ولادت

○ مکرم فہیم الدین ارشد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷- نومبر ۹۳ء کو دو بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے- حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہ شفقت "تسلیم احمد" نام عطا فرمایا ہے- نیز مکرم محمود احمد چغتائی صاحب مقیم ناروے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے یہ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہے- اس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے "صباح الدین" عنایت فرمایا ہے- دونوں نومولود مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب مرحوم کے نواسے ہیں- احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو دین و دنیا میں نافع الناس وجود بنائے اور عمر دراز عطا کرے-

کتابوں پر پچاس فیصد رعایت

○ نیشنل بک کونسل آف پاکستان، اسلام آباد کی ریڈرز کلب سکیم (یکم جنوری تا ۳۰ جون ۹۴ء) کے تحت ممبر شپ لینے والے قارئین ۱۵۰۰ روپے مالیت تک کی اپنی پسندیدہ کتب منظور شدہ کتب فروشوں سے ۵۰ فیصد رعایت پر حاصل کر سکتے ہیں ممبر شپ کی فیس ۵۰ روپے ہے جو صرف بذریعہ پوسٹل آرڈر وصول کی جاتی ہے- نقد فیس اور بذریعہ ڈاک درخواستیں قابل قبول نہیں ہوں گی-

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے
مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۲۷۳

پتہ برائے رابطہ = ڈائریکٹر جنرل- ۱۹- ماڈ ایریا جی ۸/۱۰- اسلام آباد-

درخواست دعا

○ محترم رانا فیض بخش صاحب نون ساکن جمال والا ضلع ملتان کے دائیں بازو اور کندھے پر فالج کا حملہ ہوا ہے- اب قدرے آرام ہے-

○ مکرم احمد سکندر نصراللہ خان ابن چوہدری احمد مسعود نصراللہ خان ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہے-

○ محترمہ نصیرہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ کے ماموں مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب آف بیڈن روڈ لاہور کا دل کا بائی پاس اپریشن مورخہ ۲۰- فروری کو پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ہوا ہے- اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے-

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے

اعلان دار القضاء

(مکرمہ شریفاں بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم محمد طفیل صاحب عابد)

محترمہ شریفاں بیگم صاحب بیوہ مکرم محمد طفیل صاحب عابد ولد خیر دین صاحب سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند محمد طفیل صاحب عابد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- لہٰذا ان کا ترکہ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق جملہ ورثاء کی باہمی رضامندی سے تقسیم کر دیا جائے-

۱- پلاٹ نمبر ۷/ دار الیمن وسطی ربوہ برقبہ ایک کنال جو درج ذیل طریق پر تقسیم کیا جائے-

مکرم ریاض احمد صاحب (بھائی) ۵ مرلے
مکرم ارشاد احمد صاحب (بھائی) ۵ مرلے
مکرم صدیق احمد صاحب (بھائی) ۵ مرلے
مکرمہ شریفاں بیگم صاحبہ (بیوہ) ۵ مرلے

۲- موصوف کا پراویڈنٹ فنڈ جو بیوہ کو ادا ہو گا مبلغ ۹۱۱۶/۰۸ روپے صرف-

۳- موصوف کی امانت ذاتی ۱۹۲/۱۰ تحریک جدید میں جمع شدہ- /۱۰۰۰ روپے صرف بیوہ کو ادا ہو گا-

مذکورہ بالا ورثاء کے علاوہ موصوف کی والدہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ بھی وارث ہیں- موصوف کی اپنی کوئی اولاد نہیں ہے-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال اور ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں-

(ناظم دار القضاء)

تحریک وقف نو کی برکات

○ محترم محمد قاسم صاحب نصرت آباد ضلع میرپور خاص سندھ سے تحریر فرماتے ہیں-

"خاکسار کا پوتا عزیزم ساجد محمود حوالہ نمبر A-۴۳۳۲ (واقف نو) ابھی آٹھ ماہ کا تھا کہ اچانک بخار کی حالت میں اس کی ٹانگیں ٹیڑھی اور مفلوج ہو گئیں- عام خیال پولیو ہی کا تھا- ہم سب گھر والوں کو شدید صدمہ پہنچا- یہ بچہ میرے بیٹے طارق محمود کا پہلا بیٹا تھا- وہ صدمہ کی وجہ سے الگ تھلگ گھر کے ایک کونے میں بیٹھا زار و قطار رو رہا تھا- اس موقع پر اسے تسلی دیتے ہوئے غیر ارادی طور پر میری زبان سے جو کلمات نکلے وہ یہ تھے "بیٹا طارق تو کیوں فکر مند ہے تو نے یہ بچہ خدا تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کر دیا ہے اب یہ تیرا نہیں رہا بلکہ خدا کا ہو گیا ہے پس خدا اسے ناکارہ نہیں رہنے دے گا- وہ ضرور اس کی حفاظت فرمائے گا اور اسے تندرستی عطا کرے گا- تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں"-

پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں یہ سب حالات لکھ کر دعا کی درخواست کی گئی- اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں حضرت صاحب کی دعا قبول ہوئی مسلسل سال بھر ماہر ڈاکٹروں کی توجہ اور علاج سے بچہ اب تندرست ہو چکا ہے- اور اس کی ٹانگیں خدا کے فضل سے اب بالکل نارمل حالت میں ہیں-

(وکالت وقف نو)

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق- ربوہ)

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب فون: ۶۴۳ ۵۵۰

خبریں

ربوہ : 24۔ فروری۔ 1994ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلی کا تحریک عدم اعتماد پر بلایا جانے والا اجلاس ہنگامے کی نذر ہو گیا۔ اور عدم اعتماد کے مسئلہ پر ووٹنگ نہ ہو سکی۔ سپیکر نے مسلم لیگ (ن) کے دو ارکان کی اپوزیشن کا ساتھ دینے کے الزام پر رکنیت اسمبلی ختم کرنے کا اعلان کر دیا جس پر ایوان میدان جنگ بن گیا سپیکر نے اپنے اس فیصلے کے اعلان کے بعد اجلاس ۳۱ مارچ تک ملتوی کر دیا۔ اجلاس کے دوران ایوان میں شدید ہنگامہ آرائی ہوئی اور ہاتھا پائی بھی ہوئی ایوان میں گالی گلوچ اور نعرے بازی بھی عام رہی۔

○ سرحد اسمبلی دونوں ارکان نے اپنی نااہلی کو پشاور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے صورت حال کی نزاکت کے پیش نظر اس کیس کے لئے فل بنچ تشکیل دے دیا ہے۔ ہائی کورٹ نے وزیر اعلیٰ سپیکر اور صوبائی ایڈووکیٹ جنرل کو مدعا علیہان قرار دیا ہے۔

○ گورنر صوبہ سرحد نے سرحد اسمبلی کا اجلاس ۲۶۔ فروری کو صبح دس بجے طلب کیا ہے۔ جس میں وزیر اعلیٰ سرحد سید صابر شاہ کو اعتماد کا ووٹ لینے کی ہدایت کی ہے۔

○ سپیکر سرحد اسمبلی کے اجلاس ملتوی کرنے کا اعلان کرنے کے بعد ایوان کے ۸۳ میں سے اپوزیشن کے ۴۳۔ ارکان نے اجلاس کی کارروائی جاری رکھی جس کی صدارت ڈپٹی سپیکر شاہ محمد خان نے کی۔ اس اجلاس میں سپیکر ہدایت اللہ کی رولنگ پر غور کیا گیا اور اسے مسترد کر دیا گیا ہے۔ اور دونوں ارکان اسمبلی جنہیں سپیکر کی رولنگ کے ماتحت نااہل قرار دیا گیا تھا۔ ان کی رکنیت جائز قرار دے دی گئی۔ ڈپٹی سپیکر شاہ محمد خان نے دوسرا اجلاس اگلے دن تک ملتوی کر دیا۔

○ پشاور کے سیاسی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ صابر شاہ کے ساتھ اسمبلی میں صرف ۳۵۔ ارکان موجود تھے۔ اس لئے اگر دو ارکان کی نااہلی برقرار بھی رہی تو بھی شیرپاؤ کو ۴۰۔ اراکین کی حمایت حاصل ہو گی اور اسمبلی توڑنے یا گورنر راج کی ضرورت نہ رہے گی

○ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ سرحد اسمبلی میں گزشتہ روز کے واقعات کے بعد حکمران پارٹی اور حزب اختلاف کے درمیان محاذ آرائی خطرناک پوائنٹ تک پہنچ گئی ہے۔

○ سرحد اسمبلی کے گزشتہ روز کے اجلاس میں طوفان بدتمیزی، گالیوں اور زبانی تو تکار کے علاوہ ارکان میں دھینگا مشتی اور ہاتھا پائی بھی ہوئی۔ حکومت اور اپوزیشن کے ارکان اونچی آوازوں میں ایک دوسرے کو گالیاں دیتے رہے۔

○ حکومت سرحد اور سرحد اسمبلی کے سپیکر کی جانب سے اجازت نہ ملنے کے باعث پاکستان ٹی۔ وی۔ اسمبلی کی کارروائی براہ راست ٹیلی کاسٹ نہ کر سکا۔

○ میاں محمد نواز شریف صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) نے سپیکر سرحد اسمبلی کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا ہے کہ آپ نے لوٹا کریسی کو دفن کرنے کے لئے تاریخ ساز فیصلہ دیا ہے انہوں نے کہا کہ ہارس ٹریڈنگ کے زہر کو مزید سرایت کرنے کا موقع دیا گیا تو یہ کینسر بن کر سیاست کی پوری بساط کو تباہ کر دے گا۔

○ مسلم لیگ (فنکشنل) کے سربراہ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ سندھ کو "کوفہ" بنانے کی کوشش کرنے والے مارچ میں منطقی انجام کو پہنچ جائیں گے شکاری اپنا کھیل اگلے ماہ کھیلیں گے ہمارے لوگ یہ کھیل دروازوں کے پیچھے سے دیکھیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پنجاب میں عدم اعتماد کا کوئی خطرہ نہیں۔ یہاں معاملات ٹھیک چل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے خلاف اگر کوئی تحریک آئی بھی تو جلاؤ گھیراؤ کی دھمکیاں نہیں دیں گے۔ تحریک بھی گیم ہی کا حصہ ہوتی ہے۔

○ صوبائی وزیر اطلاعات پنجاب سعید ظفر نے کہا ہے کہ نواز شریف پنجاب میں عدم اعتماد تحریک لائیں ہم اسے خوش آمدید کہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نواز شریف لیگ کے ارکان ہم سے ملنا چاہیں تو اس کا خیر مقدم کریں گے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم پاکستان غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ ہماری دعا ہے کہ مرتضیٰ جلد رہا ہو کر عوام سے آملیں۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ کی تقسیم کا نعرہ ہر لحاظ سے غلط ہے۔ آدھے آدھے کی بات کرنے والے اگر چاہیں تو یو پی۔ سی پی چلے جائیں۔

○ ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی کے کنوینر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ الطاف حسین کی اجازت سے عظیم احمد کو ایم کیو ایم سے نکال دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ کوئی غیرت مند موجودہ حکومت کی حمایت نہیں کر سکتا۔

○ وزیر اعلیٰ بلوچستان ذوالفقار مگسی نے کہا ہے کہ انہوں نے نواز شریف سے کوئی ملاقات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر پیپلز پارٹی کو بلوچستان اسمبلی میں اکثریت ہے تو ان کی طرف سے صوبائی حکومت کی تشکیل کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ محمد نواز شریف کراچی میں اپنے رفقاء کے ہمراہ تنویر حسین مرحوم کے گھر سے تعزیت کے بعد واپس جانے لگے تو گھر کے باہر موجود افراد نے ان پر پتھراؤ شروع کر دیا اور ان کے خلاف نعرہ بازی کی۔ ان کی گاڑی پر بعض لوگوں نے لاتیں اور مکے مارے۔ پتھراؤ سے حفاظتی ڈیوٹی پر مامور سب انسپکٹر بھی زخمی ہو گیا۔

○ گزشتہ روز کابل میں مشتعل مظاہرین نے پاکستانی سفارت خانے پر حملہ کر دیا۔ جس سے دو محافظ زخمی ہو گئے۔ سفارت خانے کی عمارت کے اندر توڑ پھوڑ کی گئی۔ مظاہرین افغان ہائی جیکروں کی ہلاکت پر احتجاج کر رہے تھے۔

○ عالمی مالیاتی اداروں نے حکومت پاکستان سے سفارش کی ہے کہ کالا باغ ڈیم سمیت تمام منصوبوں پر کام شروع کر دینا چاہئے انہوں نے کہا ہے کہ زیر التوا منصوبوں پر کام شروع نہ کیا گیا تو قرضوں کے اجراء کی پالیسیاں سخت کر دی جائیں گی۔

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ مال روڈ۔ لاہور فون: ۷۵۵۲۴۴، ۷۲۴۶۵۰۸

7 CURATIVE SMELLS
سات کیوریٹو خوشبویات

① Digest Curative Smell	۱۔ ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
② Emergency Curative Smell	۲۔ ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
③ Fever Curative Smell	۳۔ فیور کیوریٹو سمیل
④ Flu Curative Smell	۴۔ فلو کیوریٹو سمیل
⑤ Heart Curative Smell	۵۔ ہارٹ کیوریٹو سمیل
⑥ Pains Curative Smell	۶۔ پینز کیوریٹو سمیل
⑦ Temper Curative Smell	۷۔ ٹیمپر کیوریٹو سمیل

قیمت فی سمیل 20 روپے مکمل پیکنگ خوبصورت پرس میں 150 روپے
تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۲۱۱۱۵۹

GOOD NEWS
بفضلِ خدا تعالیٰ
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274 رہائش 212487
بشارت احمد خان